ہفتہ وار رسالہ: 215
WEEKLY BOOKLET:215

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت

صفحات: 17

اعلیٰ حضرت کی پہچان کیسے ہوئی	01
اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب	05
سیرتِ اعلیٰ حضرت پر کونسی کتاب پڑھی جائے؟	09
عُرس منانے کا بہترین طریقہ	10

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے

اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ولیِ کامل اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے فیضانِ رضا سے مالا مال فرما کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو مجھ پر جمعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ پاک اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ پاک ایک فِرِشتہ مقرر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔“ (جمع الجوامع، 7/199، حدیث:22355)

اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟

سُوال (نگرانِ شوریٰ نے امیرِ اہلِ سنّت کی خدمت میں عرض کیا:) جب میں آپ کا مُرید بنا تو آپ کی زبان سے پہلی بار اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام سُنا، ایسے لاکھوں اِسلامی بھائی ہوں گے جنہوں نے آپ کے بیانات کے ذَریعے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام اور تَعارُف سُنا ہوگا۔ اگر کوئی مجھ سے سُوال کرے کہ اعلیٰ حضرت کا نام کیسے سُنا تو میں جواب دوں گا امیرِ اہلِ سُنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے ذَریعے۔ اگر یہی سُوال کوئی آپ سے کرے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

جواب میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو محلّے کی بادامی مسجد (کاغذی بازار میٹھادر اولڈ سٹی کراچی) سے دُرود و سَلام اور نعتوں کی آوازیں سُنیں۔ چونکہ بچہ سادہ لوح (یعنی سادہ تختی کی مانند) ہوتا ہے تختی پر جو لکھا جائے وہ نَقش ہو جاتا ہے تو اَلحمدُ لِلّٰہ! بچپن میں نعت و دُرود والا ماحول ایسا ذہن میں رَچا بَسا کہ اب تک باقی ہے۔ اگر محلّے کی مسجد میں عاشقانِ رَسول کی اِنتظامیہ ہو یا امام عاشقِ رَسول ہو تو وہ عشقِ رَسول کے جام بھر بھر کر تقسیم کرے گا اور اگر مُعاملہ اِس کے اُلٹ ہوا تو اب اَثر بھی اُلٹا پڑے گا اور عَقائد میں خرابی ہو سکتی ہے۔ عَقائدِ میں خرابی ہو اللہ پاک اس سے پہلے اِیمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلِہٖ وسلّم۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:17)

اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارُف

بادامی مسجد کی اِنتظامیہ میں حاجی زکریا گونڈل کے میمن تھے۔ گونڈل ہند گجرات کا ایک شہر ہے جہاں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ میری حاضری ہوئی تھی۔ وہاں کے اِسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ یہاں ایک بھی بد مذہب نہیں ہے جتنے بھی کلمہ گو ہیں سب کے سب عاشقانِ رَسول ہیں۔ ایک بار میں اسی بادامی مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا تھا کہ حاجی زکریا مَرحوم نے دورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت کا نام لیا اور "مولانا احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ" کہا۔ اُس وقت میری عمر تقریباً 9 سال تھی لیکن اتنی سمجھ تھی کہ رحمۃُ اللہِ علیہ کسی وَلی کے نام کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے کیونکہ ہم میمنوں کے گھروں میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکر کثرت سے ہوتا ہے اور ان کی نیاز اور ان کے نام کے ساتھ رحمۃُ اللہِ علیہ بولنے کا اِلتزام کیا جاتا ہے لہٰذا حاجی زکریا سے اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رحمۃُ اللہِ علیہ سُن کر میں چونکا کہ کیا یہ بھی کوئی "ولی" ہیں جو ان کے نام کے ساتھ رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

لگایا ہے؟ اِس پر حاجی زَکریا نے اعلیٰ حضرت کا اچھے اَلفاظ کے ساتھ تعارُف کروایا کہ یہ بہت نیک آدمی اور بہت بڑے وَلِیُّ اللہ تھے۔ یوں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا پہلی بار تعارف ہوا۔ اس سے پہلے اَشعار میں "رضا رضا" سُنتا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں پڑتی تھی کہ یہ رضا کون ہیں؟ لیکن پھر اُس دِن پتا چلا کہ یہ رضا کوئی عام شاعِر نہیں بلکہ بہت بڑی شخصیت کے مالِک ہیں۔ دِن گزرتے گئے اور حاجی زَکریا نے رضا کی حقیقت اور مَعرفت کا جو بیج بویا تھا وہ اندر جڑ پکڑتا گیا اور 60 سال کے عرصے میں بڑھتے بڑھتے آج اَلحمدُ لِلّٰہ! تناوَر دَرخت بن گیا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے لیے کہہ رہا ہوں کہ آج ایک دُنیا ہے جو اِس دَرخت کا پھل کھا رہی ہے اور رضا رضا پُکار رہی ہے۔ بس یہ اللہ پاک کی رَحمت اور اس کا کرم ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ جس طرح اس نے دُنیا میں اعلیٰ حضرت کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمایا آخرت میں بھی ان کی بَرکات سے ہمیں محروم نہ کرے۔

اعلیٰ حضرت سے مُتاثر رہنے پر اِستقامت پانے کا سبب

سُوال (نگرانِ شوریٰ نے عرض کیا:) اِنسان کسی سے مُتاثر ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات مستقل مُتاثر رہتا نہیں ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذاتِ مُبارَکہ سے مُتاثر ہونے اور پھر اس پر اِستقامت پانے کے کیا اَسباب ہیں؟

جواب اصل میں یہ اپنی اپنی قسمت کی بات ہوتی ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میری خوش نصیبی ہے کہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے مُتاثر ہو گیا اور پھر یہ عقیدت دِن بدن بڑھتی چلی گئی۔ جب میں نے جوانی کی دَہلیز پر قدم رکھا تو کسی لائبریری کا ممبر بن گیا۔ وہاں سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے فتاویٰ کے مجموعے مثلاً اَحکامِ شَریعت، عِرفانِ شریعت اور ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت وغیرہ لیتا اور انہیں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا کہ اگر یہ ختم ہو گئیں تو پھر کیا پڑھوں

www.dawateislami.net

گا؟یہ میرے جذبات تھے ،ان کُتب میں شَرعی مَسائل پڑھ کر مجھے اتنا مزہ آتا کہ میں پڑھتا چلا جاتا۔ پتنگ اُڑانا کیسا ہے ؟ جھینگا کھانا کیسا ؟ اِس طرح کے دِلچسپ مَسائل جو عموماً عوام کو معلوم نہیں ہوتے انہیں پڑھ کر لُطف آتا۔ فتاویٰ رضویہ شریف کا تو شاید اس وقت نام بھی نہیں سُنا تھا۔ بہر حال اللہ پاک نے بڑا کرم کیا کہ اپنے وَلیِ کامل، عاشقِ رَسول اور عظیم عالِمِ دِین و مُفتیِ اِسلام کا دامن عطا فرمایا۔ عالِم اور مُفتی تو اور بھی بہت ہیں مگر احمد رضا جیسا کوئی نہیں۔ ابھی دو چار صَدیوں میں آپ جیسا کوئی پیدا ہوا ہو میری معلومات میں نہیں ہے۔ اِس بات کی گواہی ہر وہ شخص دے گا جو فتاویٰ رضویہ کا بغور مُطالَعہ کرے۔ کوئی بھی عِلم دوست شخص جس کی اُردو اچھی ہو اور کچھ نہ کچھ عَرَبی فارسی بھی سمجھ لیتا ہو جب وہ فتاویٰ رضویہ پڑھے گا تو مُتاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لیے کہ وہ اس میں علمی تحقیق کی اتنی گہرائی پائے گا کہ جس کا تلا نہیں ملے گا۔ اگر کوئی نیوٹرل آدمی بھی اُردو فتاویٰ کا تقابل کرے تو وہ فتاویٰ رضویہ کو ہی ہر لحاظ سے فائق (بڑھ کر) پائے گا۔

ان کی سب خوبیاں وزن دار ہیں

سُوال اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات خوبیوں کا مَجموعہ ہے، کیا آپ کو ان خوبیوں میں سے بعض زیادہ پُرکشش لگتی ہیں؟

جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خوبیوں کو باہم تَرجیح دینے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آرہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر تَرجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ عشقِ رسول کا وَصف دیکھو تو معراج کی بلندیوں پر ہے۔ قرآنِ کریم کے فہم میں ان کا کوئی مِثل نہیں، ان کے جیسا کوئی مُفَسِّر نہیں، ان جیسا

www.dawateislami.net

کوئی مُحدِّث نہیں، ان جیسا کوئی مُفتی نہیں، ان جیسا کوئی علّامہ نہیں، بس ہر طرف رضا کے جلوے ہی نظر آرہے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ”جس سمت آگئے ہیں سِکّے بٹھا دیئے ہیں۔“

اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ کر وَاللہ، بِاللہ، تَاللہ ٹھوکر نہیں کھائی بلکہ ہم نے اس دَر کے لیے دُنیا ٹُھکرائی ہے۔ اللہ کرے کہ اعلیٰ حضرت کا دامن ہمارے ہاتھوں سے نہ چُھوٹے، ان کا دَروازہ مضبوطی سے پکڑنا ہے کہ ”یَکْ دَرْ گِیر مُحْکَم گیر یعنی ایک ہی دَروازہ پکڑو مگر مَضبوطی سے پکڑو“ کی تعلیم بھی اعلیٰ حضرت ہی نے دی ہے۔ یہ بھی ٹھیک تو وہ بھی ٹھیک نہیں بلکہ جو رضا کہیں وہ ہی ٹھیک ہے کیونکہ رضا کوئی بھی بات قرآن و حدیث سے ہٹ کر نہیں کرتے۔ جب ہم نے ان کے فتاویٰ، ان کی کُتُب اور ان کی سیرت کا مُطالعہ کیا تو ہماری سمجھ میں یہ بات آگئی کہ رضا کی زبان سے وہی نکلتا ہے جس کی تائید و تَصدیق قرآن وحدیث سے ہوتی ہے۔ اس لیے رضا پر اپنی آنکھیں بند کر دیں، اگر آنکھیں کھولیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مشکل کھڑی ہو جائے اور دِل کی آنکھیں بند ہو جائیں لٰہذا آنکھیں بند کر کے رضا کے پیچھے پیچھے چلتے جایئے اِن شَاءَ اللہ الکریم غوثِ پاک کے دامن تک پہنچ جائیں گے اور غوثِ پاک اپنے نانا جان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں تک لے جائیں گے۔

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے پُھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اُٹھاتے جائیں گے

اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب

سُوال: ”اعلیٰ حضرت پر ہماری آنکھیں بند ہیں“ اِس بات کی مزید وضاحت فرمادیجئے۔

جواب: اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ پر کسی بھی قسم کی تنقید نہیں

www.dawateislami.net

کرتے اور نہ ہی ہمیں ان کی بیان کردہ کسی بات کے بارے میں کوئی شُبہ ہوتا ہے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُعاملے میں آنکھیں بند کرنے میں ہی عافیت ہے ، اِس بارگاہ میں آنکھیں کھولیں گے تو ٹھوکر لگنے کا خَدشہ ہے۔ یاد رکھیے ! ہم اعلیٰ حضرت کو اللہ پاک کا ولی مانتے ہیں، نبی نہیں مانتے، اللہ پاک کے بے شمار اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم ہیں، انہی میں سے ایک اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی محبت دِل میں کیسے پیدا کی جائے؟

جو چاہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی مَحبّت اُس کے دِل میں اُتر جائے تو اُسے چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جو رضا رضا کرتے ہوں اور اس کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی کُتُب اور آپ کی سیرت کا مُطالعہ بھی کرتا رہے ، اِن شاءَ اللہُ الکریم نَس نَس میں اعلیٰ حضرت کی محبت رَچ بس جائے گی۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت دِل میں رَچنے بسنے سے یہ مُراد نہیں کہ مَعاذَ اللہ اَب کسی اور بزرگ سے محبت نہیں کرنی۔ ہم تو فیضانِ اَنبیا و اَولیا کے قائل ہیں۔ تمام اَنبیائے کِرام علیہمُ السّلام ، تمام صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کو بھی مانتے ہیں اور تمام اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو بھی مانتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کا اتنا نام کیوں؟

سُوال صَحابۂ کرام علیہم الرضوان، حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ اور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی تو دِین کا کام کیا ہے لیکن آپ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہی اتنا نام کیوں لیتے ہیں؟(سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب بُزُرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا تذکرہ عموماً موقع محل کے اِعتبار سے کیا جاتا ہے ابھی

www.dawateislami.net

چونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے عُرس کے اَیّام ہیں تو ہم آپ کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جب گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہو گا تو اِن شاءَ اللہُ الکریم گیارہ راتیں مَدَنی مذاکرہ ہو گا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمارا تو بَرسوں سے یہ سِلسلہ چلا آرہا ہے کہ گیارھویں شریف کا مہینا شروع ہوتے ہی غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذِکرِ خیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے تذکرے میں حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کو جو عظیم الشان مَرتبہ حاصِل ہوا ہے وہ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی غُلامی ہی کی وجہ سے حاصِل ہوا ہے۔

مزرعِ چِشت و بخارا و عِراق و اجمیر کون سی کِشت پہ بَرسا نہیں جھالا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص26)

یعنی اے غوثِ اعظم! وہ کون سا کھیت ہے جس پر آپ کے کَرم کا بادَل نہیں بَرسا، چاہے وہ اجمیر ہو یا عراق، ہر کھیت پر آپ کے کَرم کی بَرسات ہوئی ہے۔ یقیناً اعلیٰ حضرت بھی اسی دَربارِ گوہر بار کے غُلام اور فیض یافتہ ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم لوگ بارہا صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کا بھی تذکرہ کرتے ہیں بلکہ یہ نعرہ کہ ”**ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی**“ بھی ہم نے ہی لگایا ہے۔ نیز جب بارھویں شریف کا مہینا تشریف لائے گا تو ہم اپنے آقا و مولیٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو یقیناً اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل ہستی ہیں ان کا تذکرہ کریں گے، اِن شاءَ اللہ مَرحبا کی دھومیں مچائیں گے۔ (اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے عرض کیا:) اِن شاءَ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس شعر کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں گے:

خاک ہو جائیں عَدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے (حدائقِ بخشش، ص157)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:17)

www.dawateislami.net

یومِ اعلیٰ حضرت کیوں مناتے ہیں؟

سوال آپ اعلیٰ حضرت کا یومِ وِلادت کیوں مناتے ہیں؟

جواب ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا یومِ ولادت ان کی نیک نامی ہی کی وجہ سے مناتے ہیں ورنہ وہ نہ ہمارے دادا جان ہیں اور نہ تایا بلکہ ان کی تو زبان بھی ہماری نہیں اور نہ ان کے ساتھ ہمارا کوئی خاندانی تعلق ہے لیکن ہم خاندانی رشتوں کو ان کے تعلق پر قربان کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کا یومِ ولادت مناتے ہیں۔ ورنہ آج تو کوئی اپنے دادا یا پردادا کا بھی یومِ ولادت نہیں مناتا بلکہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ دادا کی تاریخِ ولادت کیا تھی۔ مجھے بھی اپنے دادا جان کی تاریخِ پیدائش یا تاریخِ وفات کا علم نہیں ہے میں نے تو اپنے دادا کو دیکھا بھی نہیں ہے، پھر یہ تو دادا کی بات ہے مجھے تو اپنے والد صاحب کی بھی تاریخِ ولادت نہیں معلوم کیونکہ میرے بچپن میں ہی والد صاحب کا وصال ہو گیا تھا تو ہم اپنے شیخ یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا یومِ ولادت مناتے ہیں کیونکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے: والد پدرِ گِل ہے اور شیخ پدرِ دِل یعنی باپ مٹی کے وجود کا باپ ہے اور شیخ یعنی پیر یا دینی استاذ دل کا باپ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21 / 476) ان دونوں کا احترام اپنی اپنی جگہ ضروری ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 49)

پڑھنے کے لیے کِن کُتُب کا اِنتخاب کریں؟

سوال کِس طرح کی دینی کتابیں پڑھنی چاہئیں؟

جواب کوئی بھی کتاب پڑھنے کے لیے کسی اچھے عالمِ دین سے مشورہ کر لیا جائے کہ میں کونسی کتاب پڑھوں۔ مکتبۃُ المدینہ سے پرنٹ ہونے والی کُتُب قدیم علمائے کرام کی لکھی ہوئی ہوتی ہیں یا پھر دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃُ العلمیہ کی کتابیں ہوتی ہیں

www.dawateislami.net

ان کا مطالعہ کیا جائے، بہارِ شریعت پڑھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃُ المدینہ نے بہارِ شریعت تخریج کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، فتاویٰ رضویہ اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی دیگر کُتُب کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 50)

اعلیٰ حضرت کہنے کی وجہ

سُوال امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو "اعلیٰ حضرت" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب اعلیٰ کے معنیٰ عمدہ اور بہترین کے ہیں چونکہ ہمارے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بہترین اور عمدہ تھے اسی لیے وہ "اعلیٰ حضرت" تھے۔ ہمارے عُلَمائے کِرام آپ کو "اعلیٰ حضرت" کہتے ہیں تو ہم بھی آپ کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔ نیز آپ رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عِلم والے ہیں اس لیے "اعلیٰ حضرت" ہیں۔[1] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 71)

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی ماخذ کتاب

سُوال سیرتِ اعلیٰ حضرت پر کونسی کتاب پڑھی جائے؟ (رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر بہت سی کتابیں ہیں، لیکن اُن سب کا ماخذ "حیاتِ اعلیٰ حضرت" ہے جو خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی ظفر الدّین بِہاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی تصنیف ہے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہت صحبت پائی اور تین جلدوں میں یہ کتاب لکھی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر جو کتابیں لکھی جاتی

---

1 ... امامِ اہلِ سُنّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو خاندان کے لوگ اِمتیاز و تعارُف کے طور پر اپنی بول چال میں "اعلیٰ حضرت" کہتے تھے۔ آج صِرف پاک وہند کے عوام وخواص ہی نہیں بلکہ ساری دُنیا کے عاشقانِ رَسول کی زبانوں پر یہ لفظ چڑھ گیا اور اب قبولِ عام کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کیا مُوافِق کیا مخالف! کسی حلقے میں بھی "اعلیٰ حضرت" کہے بغیر امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی شخصیت کی تعبیر (Introduction) ہی مکمل نہیں ہوتی۔ (سوانح امام احمد رضا، ص8 بتغیرِ قلیل)

www.dawateislami.net

ہیں اُن کا مواد عُموماً "حیاتِ اعلیٰ حضرت" سے ہی لیا جاتا ہے۔ جیسے سرکارِ غوثِ اَعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کی سیرت پر لکھی جانے والی کتابیں عُموماً "بَہجَۃُ الْاَسرار" سے لکھی جاتی ہیں جو بہت بڑے بُزُرگ حضرتِ علّامہ علی بن یوسف شَطْنَوفی رحمۃُ اللہِ علیہ کی غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت پر عَرَبی زبان میں لکھی ہوئی بہت پُرانی کتاب ہے۔ سیرت نگار کو ہر بات پہنچ جائے یہ ضروری نہیں ہوتا، بعض باتیں اپنے طور پر بھی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "بریلی سے مدینہ" ہے، اِس رسالے کے اندر میں نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت کی ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جو مجھے اپنے تجرِبات اور بُزُرگوں کی ملاقات سے Direct (بلاواسطہ) معلوم ہوئی ہیں اور وہ باتیں "حیاتِ اعلیٰ حضرت" میں موجود نہیں ہیں۔ اِسی طرح اور بھی کئی کتابیں ہو سکتی ہیں جن میں لکھنے والوں کو Direct معلومات حاصل ہوئی ہوں اور اُنہوں نے کتاب میں شامل کر دی ہوں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 72)

"ماحِیِ بدعت" کا مطلب

سوال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ "ماحِیِ بدعت" تھے، اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب "ماحِیِ بدعت" آپ کا لقب ہے، اِس کا مطلب ہے: بدعت کو مٹانے اور سُنّتوں کو زندہ کرنے والے۔ سُنّتوں کی جگہ جو بدعتیں اور گمراہیاں رائج ہو گئی تھیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان کو مٹایا ہے اسی لیے آپ کو ماحِیِ بدعت کہا جاتا ہے۔ (قسط: 73)

سوال کیا آپ کا اعلیٰ حضرت کے مَزار شریف پر جانا ہوا ہے؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دو بار بَریلی شریف حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ (قسط: 17)

عُرس مَنانے کا بہترین طریقہ

سوال عُرسِ اعلیٰ حضرت کس طرح مَنایا جائے؟

www.dawateislami.net

جواب عُرسِ اعلیٰ حضرت مَنانے کا اَنداز اِس طرح ہو کہ اس میں قرآن خوانی، نعت خوانی کی جائے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت کے مختلف پہلو اُجاگر کیے جائیں، ان کا تقویٰ و پرہیز گاری، ان کا علم، ان کی دِینی خدمات اور ان کی کَرامات کا تذکرہ کیا جائے۔ اِس طرح لوگوں کے دِلوں میں اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی محبت بڑھے گی۔ عام طور پر اَعراسِ بُزرگانِ دِین میں عُلَمائے کِرام بیان فرماتے ہیں اور یہ ہونے بھی چاہئیں، اس کے بعد جو نیکیاں ہوتی ہیں ان کا اِیصالِ ثواب ہوتا ہے، پھر کھانا بھی کھلایا جاتا ہے۔ کھانا کھلانا بڑے ثواب بلکہ مَغْفِرت واجب کرانے والے کاموں میں سے ایک ہے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، ص370، حدیث: 158)(نیز) عُرس مَنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اِیصالِ ثواب کے لیے عِلمِ دِین کی اِشاعت میں حصّہ لیا جائے۔ اعلیٰ حضرت نے زندگی بھر عِلمِ دِین کی خدمت کی ہے، ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن یوں ہی نہیں پکڑا بلکہ آپ کی شخصیت ہی ایسی ہے جس کا دامن پکڑ کر گوہرِ مُراد حاصِل کیا جا سکتا ہے۔ میرے اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت تھے جن کا ایک سیکنڈ بھی ضائع نہیں ہوتا تھا۔ آپ کو عِلمِ دِین سے پیار تھا، آپ نے اس کی اِشاعت میں اپنی پوری زندگی وَقف کی ہوئی تھی لہٰذا آپ کے اِیصالِ ثواب کے لیے اگر ہم عِلمِ دِین کی کتابیں تقسیم کریں گے تو یہ اِیصالِ ثواب کا بہترین طریقہ ہوگا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 73)

اعلیٰ حضرت کی مصروفیات کا عالَم

سُوال اعلیٰ حضرت کی مصروفیات کا عالَم کیا تھا؟

جواب آپ دِین کی خدمت میں اِس قدر مَصروف تھے کہ ایک بار کسی نے اپنی انجمن کی سرپرستی کرنے کا عرض کیا کہ آپ ہمارے لیے کام کریں۔ اِرشاد فرمایا: آپ میرے پاس

www.dawateislami.net

تشریف لے آئیں اور میرے شَب و روز کا مُعائنہ کریں کہ میں کیا کیا کام کرتا ہوں، اگر کوئی مِنٹ آپ کو فارغ مل جائے تو میں وہ مِنٹ آپ کو دے دوں گا۔(فتاویٰ رضویہ، 29/110-111 ملخصاً)یعنی آپ کے پاس ایک منٹ بھی فارغ نہیں ہوتا تھا۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت، قسط: 73)

سُوال کیا اعلیٰ حضرت کی سب کتابیں چَھپ گئی ہیں؟

جواب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے صِرف فتاویٰ کا مجموعہ 30 جلدوں میں شائع ہوا ہے حالانکہ شروع کے 10 سال کے فتاویٰ تو جمع ہی نہیں ہوئے۔خدا بہتر جانتا ہے کہ آپ کی کتنی تصنیفات ابھی تک چھپی بھی نہیں ہیں، غیر مطبوعہ ہی رہ گئی ہیں۔آپ رحمۃُ اللہِ علیہ لکھنے میں کامیاب ہو گئے مگر ہم چھاپنے میں کامیاب نہیں ہوئے، حالانکہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اکیلے لکھنے والے تھے اور ہم لاکھوں چھاپنے والے ہیں، اِس کے باوجود ہم اُن سے پیچھے رہ گئے۔ (قسط: 73)

سُوال اعلیٰ حضرت کے شاگردوں کی کتنی تعداد ہے؟

جواب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑے بڑے عُلَما تیار فرمائے ہیں، آج تک ان کے شاگردوں کے شاگردوں کے شاگرد ہی چلے آرہے ہیں، یعنی یوں کہہ سکتے ہیں کے ہزاروں عُلَمائے کِرام آپ کے شاگرد ہیں اور اس وقت دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ (قسط: 73)

عشقِ رسول بڑھانے کا وظیفہ

سُوال عشقِ رسول میں اضافہ کیسے ہو؟

جواب اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے عشقِ رسول میں اضافے کا ایک نسخہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ”خوش اِلحان قاری سے قرآنِ کریم کی تِلاوت سُننے سے اللہ پاک کی مَحبّت بڑھتی ہے اور خُوش اِلحان نعت خواں سے نعت شریف سُننے سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص173) نعتیں بھی وہ سُنیں جو شریعت کے مُطابِق ہوں، جیسے اَعلیٰ حضرت

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ ایسے عاشقِ رسول ہیں کہ آپ کے قلم سے نِکلا ہوا ہر مِصرع، بلکہ ہر لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، ایسوں کا کلام سُننے سے دِل میں عشق بڑھے گا، یہاں تک کہ سمجھ میں نہیں بھی آئے گا تب بھی دِل مطمئن رہے گا کہ اِن کا کلام شریعت کے مُطابِق ہے، پلّے پڑے یا نہ پڑے، جُھومے جائیں۔ بَرادرِ اَعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حضور مُفتیٔ اَعظم ہِند مولانا مصطفےٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اور دیگر عُلَمائے اَہلِ سُنّت کے لکھے ہوئے کلام پڑھنے سُننے سے بھی اِن شاءَ اللہ عشقِ رسول میں اِضافہ ہو گا۔(ایک مدنی مذاکرے میں فرمایا:) اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے قدموں سے لپٹے رہیں اِن شاءَ اللہ عشق کی ساری منزلیں بآسانی طے ہو جائیں گی۔ (قسط:128)

سوال حدائِقِ بخشش کے بارے میں بھی کچھ بتایئے۔

جواب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" پڑھا جائے۔ اچھی اُردو جاننے والا اگر حدائقِ بخشش کو سمجھ کر رٹتا رہے تو وہ بہت بڑا عاشقِ رَسُول بن جائے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ عشقِ رَسُول کے حصول میں ماحول اور صحبت زیادہ کار گر ہے۔ صحبت کے ذَریعے جَذبہ بڑھتا ہے۔ اب جیسا کہ کوئی حج یا مدینۂ پاک کی حاضری کے لیے گیا اور اس سفر میں کسی عاشقِ مدینہ کی صحبت نہ ملی تو اسے ذوق نصیب نہیں ہو گا لہٰذا حرمین طَیِّبَین کا سفر اہلِ ذوق اور اہلِ عِلم کے ساتھ کرنا چاہیے۔ نیز اپنے ملک میں بھی عاشقانِ رَسُول کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکرات میں شرکت سے مدینے شریف کی محبت کی چاشنی ملتی ہے۔

(قسط:128)

دانہ خاک میں مل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے

سوال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس مقطع کی وضاحت فرمادیں:

www.dawateislami.net

رضا جو دل کو بنانا تھا جَلوہ گاہِ حبیب   تو پیارے قیدِ خُودی سے رَہیدہ ہونا تھا
(حدائقِ بخشش، ص 147)

جواب اقبال کہتا ہے:

مِٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے   کہ دانہ خاک میں مل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے

ہو سکتا ہے ڈاکٹر اقبال نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس مقطع کو آسان کیا ہو کہ تاریخ میں موجود ہے ڈاکٹر اِقبال اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے متأثر تھے۔ بہر حال اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اس شعر میں فرمارہے ہیں: "اے رضا! تم چاہتے ہو کہ تمہارے دِل میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے جلوے سما جائیں تو اپنے آپ کو سمجھاؤ اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے والی سوچ سے رہیدہ یعنی آزاد ہو جاؤ۔" یعنی عاجزی و انکساری کروگے تو تمہارے دِل میں اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے جلوے اُتر آئیں گے اور اگر اپنے آپ کو کچھ سمجھوگے اور "میں میں" کروگے تو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی عاجزی ہے آپ رحمۃُ اللہ علیہ سراپا عاجزی تھے۔ اگر ہم بھی عاجزی کریں تو واقعی وہ جلوہ کہاں نہیں! لیکن در حقیقت ہمارے اندر عاجزی ہی نہیں۔ (قسط:136)

ایک پسندیدہ کتاب کا انتخاب

سوال اگر آپ کو کسی جنگل یا صحراء وغیرہ میں محصور کر دیا جائے اور اپنے ساتھ قرآن و حدیث کے علاوہ صرف ایک کتاب رکھنے کی اجازت دی جائے تو آپ کس کتاب کا انتخاب فرمائیں گے؟

جواب وہ محصور کرنے والا اگر فتاویٰ رضویہ کی 30 جلدوں کو ایک کتاب تسلیم کرلے تو میں اپنے ساتھ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کا فتاویٰ رضویہ شریف لے جانے کی

www.dawateislami.net

درخواست کروں گا کیونکہ اس میں بہت کچھ ہے، عبادات اور اعتقادات کے بارے میں بہت ساری رہنمائی موجود ہے نیز اس میں تصوف بھی ہے۔

(امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط6)

کتابوں میں ترجمۂ کنزالایمان کے اہتمام کی وجہ

سُوال حُضُور! آپ اپنے بیانات اور تصانیف وغیرہ میں آیاتِ مُبارَکہ کے تَرجَمے میں ”ترجمۂ کنزُالایمان“ کا ہی اِہتمام فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب جس طرح اعلیٰ حضرت کی ہر بات قُرآن و حدیث کے عین مُطابِق ہے ایسے ہی آپ کا شُہرۂ آفاق تَرجمۂ قُرآن کنزُالایمان بھی قُرآن و حدیث کے مُطابِق اور عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس تَرجَمے میں جو خوبیاں ہیں وہ کسی اور تَرجَمے میں نہیں پائی جاتیں، اس لیے میں تَرجَمۂ قُرآن کنزُالایمان کا ہی اِہتمام کرتا ہوں۔

قُرآنِ کریم اللہ ربُّ العالمین کا کلام ہے اس کا تَرجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ جن لوگوں نے آسان سمجھ کر اس کا تَرجمہ کرنے کی کوششیں کی ہیں تو انہوں نے ٹھوکریں بھی بہت کھائی ہیں۔ ان مُتَرجِمین (یعنی ترجمہ کرنے والوں) کی نظر اَلفاظِ قُرآنی کی رُوح تک نہ پہنچ سکی، لفظ بلفظ تَرجمہ کرنے کے سبب یہ لوگ مقامِ اُلوہیت (یعنی اللہ پاک کے مقام و مرتبے) اور شانِ رِسالت (یعنی نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی شانِ عظمت نشان) کا پاس نہ رکھ سکے اور ایسے اَلفاظ اِستعمال کیے جو مقامِ اُلوہیت اور شانِ رسالت کے قطعاً مُنافی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے تَرجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ زبانی آیاتِ کریمہ کا تَرجمہ بولتے جاتے اور صَدرُ الشَّریعہ (مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ) اس کو لکھتے جاتے۔ پھر جب صَدرُالشریعہ اور دِیگر عُلمائے حاضِرین اعلیٰ حضرت کے تَرجَمے کا کُتُبِ تفاسیر سے تَقابُل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے

www.dawateislami.net

کہ اعلیٰ حضرت کا یہ بَرجستہ فی البدیہہ (یعنی فِی الفور بولا ہوا) تَرجمہ تفاسیرِ مُعْتَبَرہ (یعنی معتبر تفسیروں) کے بالکل مُطابِق ہوتا۔ (انوارِ کنز الایمان، ص 932 ملخصاً جوہر آباد پنجاب)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 36)

اعلیٰ حضرت کی اپنے پیر و مرشد سے محبت

سُوال اعلیٰ حضرت کو اپنے پیر و مُرشد سے کیسی محبت تھی؟

جواب میرے آقا اعلیٰ حضرت کو اپنے بُزُرگوں سے کیسی عقیدت و محبت تھی باوجود ولیٔ کامل ہونے کے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

رضا کا خاتمہ بِالخَیر ہوگا   تری رَحمت اگر شامل ہے یا غوث

(حدائقِ بخشش، ص263)

اپنے دادا پیر حضرت سیِّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

نامہ سے رضا کے اب مِٹ جاؤ بُرے کامو   دیکھو مرے پلّہ پر وہ اچھے میاں آیا

خوش کار رضا خوش ہو سب کام بھلے ہوں گے   وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

(حدائقِ بخشش، ص49)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے اِس کلام کے مَقْطَع کے پہلے مصرعے میں عاجزی و اِنکساری فرماتے ہوئے خود کو "بدکار" فرمایا ہے، میں نے اس کی جگہ "خوش کار" کر دیا ہے اور "بدکام" کو "سب کام" سے بدل دیا ہے۔ اب اسی مَقْطَع کو میں اپنے لیے عرض کرتا ہوں:

بدکار گدا خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے   دیکھو میرے پلّہ پر وہ احمد رضا خاں آیا

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط: 27)

آئیڈیل کسے بنایا جائے؟

سُوال ہمیں اپنا آئیڈیل کسے بنانا چاہیے؟

www.dawateislami.net

جواب فی زمانہ سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجدِّدِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ایک ایسی شخصیت ہیں کہ جنہیں مِعیار (Ideal) بنا کر ہم دونوں جہان کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہر قول و فعل قرآن و سُنّت کے مُطابِق رہا ہے اس لیے انہی کو آئیڈیل بنا کر ان کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر ”یک دَر گیر مُحکَم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ“ کا مِصداق بن جایئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے مقابلے میں کسی شخصیت سے متاثر ہو کر اپنی عقیدت کو مجروح ہونے سے بچایئے۔ (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط: 28)

خائفِ کبریا .... ہیں رضا ہیں رضا
عاشقِ مُصطفےٰ .... ہیں رضا ہیں رضا
سنّیوں کے پیشوا .... ہیں رضا ہیں رضا
رہبر و رہنما .... ہیں رضا ہیں رضا
صوفیِ باصفا .... ہیں رضا ہیں رضا
صاحبِ اِتّقا .... ہیں رضا ہیں رضا
خُوبرو خوش ادا .... ہیں رضا ہیں رضا
دِلبر و دِلرُبا .... ہیں رضا ہیں رضا
عاشقِ اولیا .... ہیں رضا ہیں رضا
زینتِ اَتْقِیا .... ہیں رضا ہیں رضا
عالِمِ باعمل .... ہیں رضا ہیں رضا
مُفتیِ بے بدل .... ہیں رضا ہیں رضا

www.dawateislami.net

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

اِس دور میں میرے پاس سُنّیت کا معیار "اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ" ہیں جو یہ فرمائیں اُس پر آنکھیں بند ہیں۔

(4ذوالحجۃ الحرام 1441ھ، 25جولائی 2020)

978-969-722-181-3
01013192

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net